اثر خامہ : الشیخ عبدالغفار اعوان سلفی
رئیس "ندوۃ المترجمین" لاہور پاکستان

فریضۂ حج = فضائل و مسائل

حج ارکانِ اسلام کا ایک اہم رکن ہے، اور اس کے پس منظر دین حنیف کے علمبردار حضرت ابراہیمؑ کا وہ اعلان کارفرما ہے جو آپ نے بیت اللہ کی عمارت مکمل کرنے کے بعد اونچی پہاڑی پر چڑھ کر کیا "واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالاً وعلی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق" یہی وجہ ہے کہ ہزاروں سال گذرنے کے بعد آج بھی اس اعلان پر لبیک کہنے والے غیر محدود تعداد میں کھچے چلے آرہے ہیں۔

فرضیت حج

اللہ کا فرمان ہے : وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا ہ استطاعت رکھنے والوں کے لیے حج ادا کرنا فرض ہے، حدیث میں ہے کہ :
"یاایھا الناس قد فرض علیکم الحج فحجوا" مسلم عن ابی ہریرۃ، تم پر حج فرض ہے بنا بریں اس فریضہ کو ادا کرو۔

استطاعت کیا ہے؟

حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا ہے کہ وہ کیا چیز ہے جس سے حج واجب ہوتا آپ نے فرمایا سفر خرچ اور سواری (ترمذی)
یعنی ہر وہ آدمی جس کے پاس اہل وعیال کی ضرورت سے زائد اتنا مال ہے کہ سفر حج کی آمد و رفت میں کافی ہوسکتا ہے، تندرست اور راستہ پرامن ہے تو اس پر حج

فرض ہے عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی ضروری ہے، استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا بہت ہی بدقسمتی ہے ایسے محروم نصیب کی اللہ کو کوئی چاہت نہیں صحابہ کرام ایسے انسان کو خارج از اسلام سمجھتے تھے۔

فضیلتِ حج

آپ سے سوال ہوتا ہے " ای العمل افضل قال الایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ماذا قال الجهاد فی سبیل اللہ قیل ثم ماذا قال حج مبرور بخاری عن ابی ہریرۃ یعنی اعمال سے کونسا عمل افضل ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر صدق دل سے ایمان لانا عرض کی گئی اس کے بعد فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جان کی بازی لگا دینا، سوال ہوا پھر کونسا؟ فرمایا حج مبرور، یعنی وہ حج جو مسنون طریقہ سے ادا ہو اور حاجی کی زندگی میں انقلاب برپا کردے لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں لوگ اس فریضہ میں بھی "ملاوٹ" سے باز نہیں آتے۔

حدیث میں ہے کہ " حج مبرور لیس لہ جزاء الا الجنۃ " بخاری عن ابی ہریرۃ حج مسنون کی جزا جنّت ہے۔

یہ بھی فرمایا کہ جس نے صرف اللہ کی رضا جوئی کے لئے حج کیا اور دوران حج وظیفۂ ازدواجیت اور فسق و فجور سے محترز رہا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا آج ہی پیدا ہوا ہے من حج للہ فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ " بخاری عن ابی ہریرۃ

حج کب فرض ہوا:

مشہور قول کے مطابق ۶ھ میں حج فرض ہوا جس سال آپ عمرہ کرنے کے لئے گئے تھے لیکن مشرکین مکہ رکاوٹ بنے اور آپ عمرہ نہ کرسکے جسے "صلح حدیبیہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حج یا بین الاقوامی اجتماع:

اسلام کا دعوے ہے کہ وہ ایک عالم گیر مذہب ہے اور تمام انسانیت کی فوز و فلاح

کا ضامن ہے نیز مکمل ہے کہ انسان کے رُوحانی فوائد کے ساتھ اس کے ہر قسم کے مادّی فوائد کا بھی خیال رکھتا ہے۔

اسلام کی جملہ عبادات کی بنیاد باہمی تعاون۔ انس و محبت، یگانگت و اتحاد پر ہے مثلاً جماعت کا نظام اور اس کی مشروعیت کا مقصد ہے کہ پانچ وقت مسلمان آپس میں ملیں تاکہ ان کو ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہو اور یوں صاحب ثروت حضرات نادار لوگوں کے کام آئیں۔

پھر اس سے بڑا اجتماع ہفتہ کے اندر جمعہ کو ہوتا ہے کہ اس میں مسلمان نمازی جماعت کی نسبت زیادہ ہوتے ہیں اسی طرح پھر سالانہ عید کا اجتماع۔ اور اس کے بعد بین الاقوامی اجتماع حج کے موقع پر ہوتا ہے کہ اطرافِ عالم و اکنافِ دنیا کے لوگ جنکی رنگت مختلف۔ نقش و نگار مختلف، زبان مختلف، طبائع اور مزاج مختلف، ایک ہی قسم کے لباس میں ننگے سر ہو کر اعلان کرتے ہیں لبیک لبیک کہ یا اللہ اب ہم میں عالم جاہل، شاہ و گدا، گورے اور کالے کی تمیز نہیں۔ ہم سب کے سب تیرے غلام اور گداگر ہیں ہم میں سے کسی کو کسی پر برتری نہیں۔

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اس وقت تمام دنیا کو اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اسلام واقعی ایک عالمگیر مذہب ہے اور اتفاق و اتحاد کا سبق سکھاتا ہے۔ اور یہ کسی قوم یا علاقہ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اس قسم کے اجتماع کا مقصد یہ بھی ہے کہ تمام مسلمان سر جوڑ کر بیٹھیں اور غور و فکر کریں کہ ہمیں کس طرح دینِ رسولِ ہاشمی کو دنیا میں پھیلانا چاہیئے۔ نیز اپنی دفاعی پوزیشن پر غور و خوض کریں۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ آج کا مسلمان خود غرضی و خود پسندی میں اتنا محو ہے کہ وہ ان امور کی طرف جو اس کی بقاء کے ضامن ہیں توجہ نہیں دیتا بلکہ اغیار کا شکار ہے۔

حج کی اقسام: ۱۔ تمتع ــــ قران ــــ افراد

۱۔ تمتع: حاجی جاتے ہی عمرہ کے لئے احرام باندھے، بیت اللہ کے طواف اور صفا مروہ

کے درمیان حجّ لگا کر احرام کھول دیتے۔ چونکہ اس کے بعد آٹھویں ذی الحجہ تک حاجی حج کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے اس لئے اسے تمتع کہتے ہیں۔

قِران: میقات سے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھے، عمرہ کرنے کے بعد اس احرام میں حج ادا کرے، چونکہ اس میں حج اور عمرہ کو ملا دیا جاتا ہے اس لئے اسے حج قِران کہتے ہیں۔

افراد: صرف حج کا احرام باندھا جائے، طواف بیت اللہ اور سعی صفا مروہ کی جائے اس کے بعد دسویں تاریخ کو احرام کھول دیا جائے۔ چونکہ اس میں صرف حج کی نیت ہوتی ہے اس لئے اسے افراد کہتے ہیں۔

حج بدل: وہ میت جس پہ حج فرض تھا لیکن کسی وجہ سے نہ کر سکا یا زندہ ہے لیکن کمزوری یا بیماری کی وجہ سے اس فریضہ سے قاصر ہے اس کی طرف سے حج کرنا بدل کہلاتا ہے حدیث میں ہے کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرا باپ بوڑھا اور حج نہیں کر سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر دوں فرمایا کہ کوئی ہرج نہیں۔ (ترمذی)

لیکن حج بدل کے سلئے ایسے شخص کا انتخاب کیا جائے جو مسائل کی واقفیت رکھنے کے ساتھ فریضۂ حج ادا کر چکا ہو

حج کے متعلق کچھ اصطلاحات: **احرام**: کوئی عمل بھی نیت کے بغیر نہیں ہوتا، احرام باندھنا گویا حج کی نیت کرنا ہے یہ میقات سے باندھا جاتا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ نہا دھو کر ان سلی دو چادریں لیں ایک تہہ بند کے طور پہ استعمال کریں اور دوسری اپنے اوپر اوڑھ لی جاتی ہے۔ سر ننگا رکھا جائے البتہ جوتا پہنا جا سکتا ہے عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ برقعہ کے بجائے بڑی چادر استعمال کریں اگر کسی اجنبی کے سامنے آنے کا خطرہ نہ ہو تو منہ ننگا رکھیں۔

(**میقات**) اس مقام کو کہتے ہیں جس کے آگے سے احرام باندھے بغیر نہیں گذرا جا سکتا،

احرام باندھنے کے بعد:

اس کے بعد محرم تلبیہ کہنا شروع کر دے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

لبیك اللّٰھُمّ لبیك۔ لاشریك لك لبیك إن الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک سب تعریفیں تیری ہیں اور تمام نعمتیں تیری دی ہوئی ہیں اور بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں،

احرام کا پرہیز:

احرام کی حالت میں محرم کے لئے کچھ پابندیاں ہیں کہ وہ عورت کا بوسہ نہ لے اس کو نظر شہوت سے نہ دیکھے، نکاح نہ کرے نہ کرائے، خوشبو استعمال نہ کرے کنگھی نہ کرے۔ شکار نہ کرے، اگر ان میں سے کوئی کام محرم نے کر لیا تو اسے فدیہ کے طور پہ جانور دینا پڑے گا، اگر احرام کی حالت میں عورت سے مجامعت کر لی تو حج فاسد ہو جائے گا۔ البتہ محرم غسل کر سکتا ہے، سُرمہ استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ سر اور بدن کھجلایا جا سکتا ہے۔ موذی جانور۔ کتا۔ سانپ۔ چیل۔ کوا۔ وغیرہ مار سکتا ہے۔

طواف اور اُس کا طریقہ:

خانۂ خدا کے گرد اللہ کی رضاجوئی کے لئے چکر کاٹنے کو طواف کہا جاتا ہے۔ اُس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ بیت اللہ میں باب السلام سے داخل ہوں اور باب بنو شیبہ سے ہوتے ہوئے حجرِ اسود کا رُخ کریں اسے بوسہ دے کر (مشکل ہو تو اشارہ اور چھونا ہی کافی ہے) دائیں جانب سے بیتُ اللہ کا چکر کاٹنا شروع کر دیں اور ہر چکر میں حجر اسود کو چومنے کی کوشش کریں اور رکن یمانی کو چومنے کے بجائے صرف ہاتھ لگائیں۔ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل یعنی اکڑ کر چلیں اور باقی چار چکر معمول کے مطابق لگائیں۔ طواف مکمل کر کے مقام ابراہیم کی طرف "واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی" پڑھتے ہوئے بڑھیں اور مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر حجر اسود کو بوسہ دیتے ہوئے مسجد حرام کے

باب الصفا سے باہر نکلیں اور " إن الصفا والمروة من شعائر الله - ابدأ بما بدا الله بہ " پڑھ کر صفا پہاڑی پر چڑھیں وہاں کچھ عرصہ ٹہر کر مسنون دعائیں پڑھیں۔ بعدہٗ مروہ پہاڑی کی طرف چلیں اور درمیان میں دو میلوں کے درمیان دوڑیں اور مروہ پر چڑھ کر وہی کلمات کہیں جو صفا پر کہے تھے اسی طرح سات چکر پورے کریں یعنی ابتداء صفا سے ہو اور انتہا مروہ پر ہو۔

اس کے بعد اگر احرام کھولنا ہو تو حجامت کرالیں اور خوشبو استعمال کریں اور ذکر وغیرہ میں مشغول ہو جائیں۔

وقوف عرفات :

حج کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے اگر یہ رہ جائے تو حج نہیں ہوتا نویں ذوالحجہ کو زوال سے لے کر غروب آفتاب تک وقوف کریں جس میں ذکر اللہ، ادعیہ مسنونہ توبہ و استغفار کریں۔ نویں ذی الحجہ کی نماز فجر منیٰ میں ادا کر کے عرفات کو روانہ ہو جانا چاہئے اور ظہر عصر کی نماز مسجد نمرہ میں جمع کر کے پڑھیں اس کے بعد وقوف شروع کریں اور سورج غروب تک عاجزی و گریہ وزاری میں مصروف رہیں دعائیں یاد نہ ہوں تو صرف درج ذیل ذکر کرتے رہیں :

" لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "

رمی جمار : جن جمروں کو کنکریاں ماری جاتی ہیں وہ تین ہیں، جمرۃ العقبیٰ - جمرۃ الادنیٰ جمرۃ الوسطیٰ ــــــ

منیٰ میں قربانی سے پہلے جمرۃ العقبیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو تینوں جمروں پر کنکریاں ماریں اگر تیرھویں کی رمی بارہ تاریخ کو کرلیں تو بھی جائز ہے۔

قربانی : یوم النحر کے دن منیٰ میں رمی جمار کے بعد قربانی کی جاتی ہے۔ قربانی کا جانور بے عیب موٹا تازہ ہو۔

حلق : احرام کے اختتام کا نام حلق ہے یعنی قربانی کے بعد سر منڈوانا کٹوانے سے

افضل ہے۔ البتہ عورتیں اپنی چٹیا سے کچھ کتروالیں۔

طواف :

اس کے بعد طواف بیت اللہ کریں اسے طواف افاضہ کہا جاتا ہے، یہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بعد احرام کھول دیں لیکن تعلقات زن وشوئی سے پرہیز کریں۔ احرام، وقوف عرفات اور طواف افاضہ حج کے اہم رکن ہیں۔

زیارت مسجدِ نبوی کا قصد :

حج مکہ تک مکمل ہوجاتا ہے۔ مدینہ منوّرہ جانا حج کا رکن نہیں ہے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ مدینہ طیبہ جانا ہی نہیں چاہیے حج سے فارغ ہوکر مسجد نبوی کی زیارت کے لئے مدینہ شریف جانا چاہیے۔ مسجد نبوی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد سے ہزار درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ اس لئے حج سے فارغ ہوکر مسجد نبوی میں ضرور حاضر ہونا چاہیئے۔

حاجی کی واپسی : حج مبرور کرنے والا خوش قسمت حاجی چونکہ گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔ اس لئے گھر پہنچنے سے قبل اس سے مصافحہ کرکے اس سے دُعا کی درخواست کی جائے۔

اللہ تعالےٰ ہمارے حج قبول فرمائے اور نیکی کی توفیق دے۔